صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

۷،۴۲۲ احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

ناشر: خالد احسان پبلشرز لاہور

۷۴۲۲ احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ



صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

جلد اوّل

امام مسلم بن الحجاج ؒ نے کئی لاکھ احادیث نبوی ؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزّمانؒ

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی ترجمہ

تالیف: امام مسلم بن الحجاج رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

جلد: اوّل

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

٣٧٠- عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ حُذَيْفَةُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ جَلَسَ فَحَدَّثَنَا فَقَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمْسِ لَمَّا جَلَسْتُ ((إِلَيْهِ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْسِيرَ أَبِي مَالِكٍ لِقَوْلِهِ مُرْبَادًّا مُجَخِّيًا)).

۳۷۰- ربعی بن حراشؓ سے روایت ہے جب حذیفہؓ حضرت عمرؓ کے پاس سے آئے تو بیٹھے ہم سے حدیثیں بیان کرتے انھوں نے کہا کل امیرالمومنین نے جب میں ان کے پاس بیٹھا آپ نے لوگوں سے پوچھا تم میں کس کو یاد ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد فتنوں کے باب میں؟ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں مربادا اور مجخیا کی تفسیر نہیں ہے جیسے اوپر کی روایت میں ہے۔

٣٧١- عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ مَنْ يُحَدِّثُنَا أَوْ قَالَ أَيُّكُمْ يُحَدِّثُنَا وَفِيهِمْ حُذَيْفَةُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ.قَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ وَقَالَ يَعْنِي أَنَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۷۱- ربعی بن حراش سے روایت ہے انھوں نے سنا حذیفہؓ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم میں سے کون ہم سے حدیث بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فتنوں میں؟ وہاں حذیفہؓ بھی تھے انھوں نے کہا میں بیان کرتا ہوں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس روایت میں یہ ہے کہ حذیفہؓ نے کہا میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی جو غلط نہ تھی (یعنی سنی سنائی ادھر ادھر کی بات نہ تھی) بلکہ رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ الْاِسْلَامِ بَدَأَ غَرِيْبًا وَّ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا وَّ اَنَّهُ يَارِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ

باب: اسلام شروع ہوا غربت کے ساتھ اور پھر غریب ہو جاوے گا اور سمٹ آوے گا دونوں مسجدوں کے بیچ میں

٣٧٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ)).

۳۷۲- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام شروع ہوا غربت سے مدینے میں اور پھر ایسے یہ لوٹ آوے گا جیسے شروع ہوا تھا (مدینہ میں) تو خوشی ہو غریبوں کے لیے۔

(۳۷۰) ☆ اسلام شرع ہوا مدینہ سے یعنی پہلے ان لوگوں سے شروع ہوا جو مدینہ منورہ میں مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے آئے تھے اور وہ غریب مسافر تھے اپنے وطن چھوڑ کر آئے تھے اور پھر ایسا ہی ہو جائے گا۔ یعنی اخیر زمانہ میں اسلام سمٹتے سمٹتے پھر مدینے میں آجاوے گا اور ساری دنیا میں کفر کا زور ہوگا جو مسلمان ہونگے وہ کافروں کے ڈر سے مدینہ میں بھاگ کر آجائیں گے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ پہلے اسلام شروع ہوا چند معدود لوگوں سے پھر آخر زمانہ میں بھی اسی طرح گھٹ کر تھوڑے لوگوں میں رہ جاوے گا اب جو فرمایا طوبیٰ ہو غرباء کے لیے تو طوبیٰ کے معنی خوشی اور سرور ہے اور بعضوں نے طوبیٰ سے جنت کو مراد لیا ہے بعضوں نے اس درخت کو جو جنت میں ہے اور یہ سب معنی بن سکتے ہیں۔(نووی)

۳۷۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عنهما عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ وَهُوَ يَأْرِزُ

۳۷۳- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام شروع ہوا غربت میں اور پھر غریب ہو جاوے گا جیسے شروع ہوا تھااور وہ سمٹ کر دونوں مسجدوں (مکے مدینے) کے بیچ

(۳۷۳) ☆ قاضی عیاض نے کہااس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان اول اور آخر دونوں زمانوں میں اسی حال پر ہوگا کیونکہ اول زمانے میں جو سچا ایماندار تھاوہ مدینے میں چلا آیایاتو ہجرت کر کے اس کو وطن بنانے کویار سول اللہ کی زیارت کواور آپ سے علم حاصل کرنے کوایسا ہی خلفاء کے زمانے میں رہااور ایسا ہی اس کے بعد جو جو عالم اپنے وقت کے پیشوااور امام گزرے ہیں وہ حدیث حاصل کرنے کے لیے مدینہ میں آئے او رہمارے زمانے تک بھی لوگ وہیں جاتے رہے رسول اللہ کی قبر شریف کی زیارت کے لیے اور وہاں کے اور مشاہد اور آثار سے برکت حاصل کرنے کے لیے تو مدینہ میں نہ آوے گا مگر وہی جو مومن ہو گا انتہی۔ السراج الوہاج میں ہے کہ شاید واقعہ قیامت کے قریب ہو گااور اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسلام اخیر زمانہ تک رہے گااور وہ غریب ہو جاوے گااور حرمین میں سمٹ کر آجاوے گااور یہ وقت ابھی تک نہیں آیاباوجود اس کے کہ اسلام غریب ہو گیا ہے اور کیسا غریب۔ دوسری روایت میں ہے عمرو بن عوفؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایادین سمٹ کر حجاز میں آجاوے گا جیسے سانپ اپنے بل میں سماجاتا ہے اور دین حجاز سے اس طرح بندھ جاوے گا جیسے بکری پہاڑ کی چوٹی سے۔ اور دین شروع ہوا غربت سے اور پھر ایسا ہی ہو جاوے گا جیسے شروع ہوا تھا تو خوشی ہو غرباء کے لیے اور غرباء وہ ہیں جو سدھاریں گے میری نسبت کو جب لوگ بگاڑیں گے اس کو۔ روایت کیااس کو ترمذی نے۔ مرقات میں ہے کہ حجاز عرب کے اس ٹکڑے کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہیں اور اس کے گرد بستیاں ہیں اور یہ بات تو بعضوں نے کہاکہ پائی جاتی ہے اس زمانہ میں اس لیے کہ تمام دنیا کے شہر بھر گئے ہیں بے دینی سے اور اس وقت میں دین سمٹ گیا ہے حجاز کی طرف اور حجاز سے اشارہ ہے اس مبارک ٹکڑے کی طرف جس کو یمن کہتے ہیں کیونکہ یمن سے ایک جماعت پیدا ہوئی اہل حدیث کی جنھوں نے سدھارا ان سنتوں کو رسول اللہ کی جن کو لوگوں نے بگاڑ دیا تھااور اب تک بعضے لوگ ان میں کے یمن میں باقی ہیں یااللہ تو ہم کو ان میں سے کر اور ہمارا حشر ان کے ساتھ کر۔

مترجم کہتا ہے کہ مراد رسول اللہ کی اس حدیث سے یہ معلوم ہو کہ اخیر زمانہ میں اسلام کا تنزل شروع ہو گااور جابجا کافر مسلمانوں کے اوپر غالب ہوتے جاویں گے یہاں تک کہ تمام ممالک اور بلاد کافروں کی حکومت میں آجاویں گے اور سب جگہ کافروں کا زور ہو جاوے گااور آخر پھر وہی شہر یعنی مکہ اور مدینہ جہاں سے اسلام شروع ہوا تھا مسلمانوں کی پناہ کی جگہ ہو گی اور یہ امر کچھ ظاہر ہو چکا ہے اور کچھ باقی ہے۔ سب سے پہلے جو ملک مسلمانوں کے قبضہ سے گیاوہ اندلس کا ملک تھاجہاں کی مسجدیں اور مدرسے مسلمانوں کے بنوائے ہوئے اب تک یادگار ہیں اور ایک مسجد قرطبہ میں اتنی بڑی ہے کہ ویسی مسجد دنیا میں اور کہیں نہیں پر افسوس ہے کہ نصاریٰ نے غالب آکر اس مسجد کو گرجا کر دیا ہے اور گزشتہ پچاس سال سے تو اس قدر جلد جلد مسلمانوں کا تنزل ہو رہا ہے اور ان کی حکومتیں برباد ہوتی جاتی ہیں کہ اگر ایسا ہی رہا خدانخواستہ تو بہت قریب زمانے میں مسلمانوں کی حکومت صرف مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں رہ جاوے گی وہ ملک جہاں صدہا برس سے مسلمان بستے اور رہتے تھے اور کافروں کا نام و نشان تک نہ تھااب وہاں پر کافر بادشاہ ہیں اور مسلمان ذلیل و خوار۔ پہلے ہندوستان کی سی بڑی وسیع اور زرخیز ولایت مسلمانوں کے قبضے سے نکل کر نصاریٰ کے قبضے میں آئی پھر ابھی چند ہی روز گزرے کہ کاشغر کو چین کے بت پرستوں نے چھین لیااور بخارا اور خیوا اور وسط ایشیا کے ملک کو روس کے نصاریٰ نے دبالیااور بلقان اور بوسینیااور سردیااور جبل اسود جو روم کے سلطان کے زیر نگیں تھے وہ مختار ہو گئے اسی طرح یونان کا حاکم نصرانی بادشاہ خود مختار ہو گیا اب اس وقت میں جب میں اس حدیث کی تفسیر لکھ رہا ہوں مرو اور ترکمانوں کا ملک روس کے نصاریٰ نے دبالیا ہے اور اس کی نظر افغانستان پر بھی ہے اور ادھر سے ہندوستان کے نصاریٰ افغانستان پر دعوے کر رہے ہیں اور لطف

بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا)).

میں آجاوے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں (بل میں) چلا جاتا ہے۔

۳۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا)).

۳۷۴- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان سمٹ کر مدینہ میں اس طرح سے آجاوے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں سما جاتا ہے۔

بَابُ ذَهَابِ الْإِيمَانِ آخِرَ الزَّمَانِ

باب: اخیر زمانے میں ایمان کا مٹ جانا

۳۷۵- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ))

۳۷۵- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جاتا ہے۔

ﷺ ولایت مصر کو سلطان روم کے اختیار سے نکال کر وہاں اپنا اقتدار جما رہے ہیں اور جزیرہ عرب کے کئی بنا در مثل عدن اور سواکن وغیرہ کے اپنے قبضے میں کیے ہیں اب دو سلطنتیں نام کے لیے باقی ہیں یعنی روم اور ایران کی وہ بھی نصاریٰ سے خائف اور لرزاں[1] ہیں۔ اور ان ہی کی مرضی کے موافق انتظام کرتے ہیں حدود شرعیہ کا نام و نشان نہیں فسق و فجور کا علی الاعلان بازار گرم ہے اب وہ زمانہ بہت قریب معلوم ہوتا ہے جب نام کے لیے بھی مسلمانوں کی سلطنت اور حکومت نہ رہے گی اور وہ سب نصاریٰ کی رعایا بن کر رہیں گے اور جو سچے مسلمان ہونگے وہ ان کی حکومت سے بھاگ کر مکہ اور مدینہ میں دم لیں گے اس وقت اس حدیث کا پورے طور سے ظہور ہو جائے گا اگر کوئی کہے کہ مکہ اور مدینہ میں تو اس وقت خود بدعات کا زور ہے اور قرآن و حدیث کی نشر سے وہاں کچھ شیاطین ہیں جو مانع ہوتے ہیں پھر اسلام کے سمٹنے سے مکہ اور مدینہ کی طرف کیا مراد ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان شیاطین کا زور مکہ اور مدینہ میں فی الحال ہے جب کہ سچے اور پکے مسلمان ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں پھر جب یہ سب سچے مسلمان کافروں سے ڈر کر مکہ اور مدینہ میں جاکر جمیں گے تو ان شیاطین کی اچھی طرح خبر لیں گے اور اس وقت میں بڑی آزادی کے ساتھ کتاب اور سنت کی پیروی حرمین میں رائج ہو گی اور بدعات[2] کی سرکوبی بخوبی ہو جاوے گی۔ جو کوئی زندہ رہے گا وہ اس کو دیکھے گا۔ انشاء اللہ۔

(۳۷۵) ☆ پھر جب کوئی اللہ کا نام لینے والا نہ رہے گا اس وقت قیامت قائم ہو گی۔ نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ قیامت اسی وقت ہو گی جب سب لوگ بدترین رہ جاویں گے جیسے دوسری روایت میں ہے اور یمن کی طرف سے ایک ہوا آوے گی قیامت کے قریب تو سب مومن مر جاویں گے اس ہوا سے یہ بات کہ زمین میں کوئی اللہ کا نام لینے والا نہ رہے پہلے مجھ کو قیاس سے بعید معلوم ہوتی تھی پر اس زمانے میں تصدیق ہو گئی اور حدیث پر کامل یقین ہو گیا ہمارے زمانے میں اللہ کے منکر بہت پھیلتے جاتے ہیں اور کوئی اللہ کا نام لیوے تو اس پر ہنستے ہیں پھر قیامت کے قریب کم بخت اسی قسم کے منکرین یعنی دہری یا نیچری رہ جاویں گے اور اللہ کے ماننے والے سب اٹھ جاویں گے۔

---

[1] پاکستان کے دو ٹکڑے ہو گئے ہیں افغانستان پر روس کا تسلط ہو چکا ہے اور ایران میں روس ہنگامے کروا رہا ہے۔ عطاالرحمٰن اشرف - (پروف ریڈر)

[2] آج کل واقعی حرمین شریفین میں جلالۃ الملک امام المسلمین سعود بن عبدالعزیز حفظ اللہ الودود کا دم غنیمت ہے اعلیٰ حضرت کتاب و سنت کی پیروی اور اشاعت میں مصروف و مشغول ہیں۔ وہاں قرآن و حدیث کا قانون رائج ہے اور شرک و بدعت کی خوب سرکوبی کی جارہی ہے آگے کا بھی خدا حافظ ہے۔ یہ میرا اپنا مشاہدہ ہے۔ فقط عبدالغفار سلفی۔ ۲۶ شعبان ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۵۶ء